جلد ۲۸ | مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۴۰ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کھانسی کے علاوہ حرارت کی بھی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آشوب چشم۔ نزلہ اور پیچش کی وجہ سے علیل ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خیریت ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

میاں کالو شاہ صاحب نگہ ضلع جالندھر کی اہلیہ صاحبہ کی نعش آج بذریعہ لاری لائی گئی۔ بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

ایک عرصہ کے بعد آج مطلع ابر آلود ہونے کے بعد کسی قدر ترشح ہؤا ہے۔ الحمد للہ۔ ابھی بادل چھائے ہوئے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی بھائی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو

۱

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع۔ اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو۔ کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے۔ کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔" (اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

۲

"ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وُہ اس سے زیادہ عالم۔ یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے۔ وُہ متکبر ہے۔ کیونکہ وُہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں؟ کہ وُہ اس کو دیوانہ کر دے۔ اور اس کے اس بھائی کو جس کو وُہ چھوٹا سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وُہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ وحشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وُہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ وُہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ وحشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وُہ نہیں جانتا۔ کہ وُہ خدا قادر ہے۔ کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے۔ کہ وُہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وُہ حقیر سمجھتا ہے۔ اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وُہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے۔ اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے۔ اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے۔ وُہ بھی متکبر ہے۔" (نزول المسیح)

۳

"اگر میرا بھائی سادہ ہو۔ یا کم علم۔ یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو۔ تو مجھے نہیں چاہیئے۔ کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں۔ یا چیں بجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں۔ یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں۔ کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔"
(الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء)

۴

"دُعا کرتا ہوں۔ اور جب تک مجھ میں دمِ زندگی ہے کئے جاؤں گا۔ اور دُعا یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے۔ اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے ان کے دل اپنی طرف پھیر دے۔ اور تمام شرارتیں اور کینے ان کے دلوں سے اُٹھا دے۔ اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ یہ دُعا کسی وقت قبول ہوگی۔ اور خدا میری دُعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔" (شہادت القرآن)

یوم التبلیغ کے متعلق اعلان

تمام احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ غیر مسلموں میں یوم التبلیغ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے امسال ۳ مارچ ۱۹۴۰ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ لہٰذا توقع کی جاتی ہے کہ دوست اس دن کو کامیابی کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے۔

سیکرٹری ترقی اسلام نظارت دعوۃ و تبلیغ

محافظ اٹھرا گولیاں

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں جن کے گھر میں یہ مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً حضرت حکیم مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ طبیب شاہی کشمیر و جموں کا نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ استعمال کریں۔ حضور کے حکم سے یہ دواخانہ ۱۹۰۸ء سے جاری ہے۔ شروع حمل سے آخر رضاعت تک قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک لیا جائے گا۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

اعلان تقرر

میاں محمد یعقوب صاحب کو محلہ دارالرحمت کے لئے سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال

بشارات رحمانیہ کے متعلق

حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے عزیزی مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل کی کتاب بشارات رحمانیہ درصدق سلسلہ عالیہ احمدیہ دیکھی ہے یہ اپنے اندر ایک بہت بڑا موثر امور کا مجموعہ رکھتی ہے۔ اسمیں وہ بشارات درج ہیں جو کہ ہزاروں سعید بندگان کو خود علیم و حکیم اور مہربان خدا نے دکھا کر اپنے بھیجے ہوئے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی شناخت اور تصدیق کرائی کہ ان کو اس کے سلسلہ میں داخل فرما کر اپنے اس فضل کا مورد بنایا ہے جس کی سورۃ جمعہ میں اس نے اپنے پاک کلام کے ساتھ خبر دی ہوئی ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوبھم وھو العزیز الحکیم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ پس یہ مجموعہ پڑھنے والوں کو اس فضل کی طرف انشاء اللہ ضرور کھینچے گا۔ اور بہت سے دلوں میں یہ تحریک پیدا کرے گا۔ کہ وہ بھی اسی مہربان خدا سے اس کے مسیح اور مہدی کی شناخت اور تصدیق

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:- فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر روڈ لکھنؤ

حب جواہرات مشکی

یاقوت۔ زمرد۔ مرجان۔ مروارید۔ عنبر۔ مشک۔ زعفران وغیرہ نفیس اجزاء سے تیار کی جاتی ہیں۔ یہ گولیاں طبی دنیا کے بہترین دماغوں اور رفیع پایہ ہستیوں کی ایجاد ہیں۔ سالہا سال سے استعمال ہو کر قبولیت عامہ حاصل کر چکی ہیں مقویات کا نچوڑ ہیں۔ پٹھوں اور گردوں کو خاص طور پر فائدہ دیتی ہیں۔ اعضاء رئیسہ کو بے نظیر طاقت بخشتی ہیں۔ دواخانہ ہذا کا خاص نسخہ ہے قیمت ۲۰ گولی للعہ

منیجر جہانگیری دواخانہ بارہ ٹوٹی صدر بازار دہلی

احمدیت کی پہلی کتاب با تصویر

پہلا ایڈیشن ختم۔ دوسرا عنقریب چھپے گا

خدا کے فضل سے کتاب کی مقبولیت ایسی ہوئی کہ صرف دو ماہ میں پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ اور آرڈر ابھی جاری ہیں جلسے پر بھی بہت دوست محروم ہو گئے لیکن انشاء اللہ مارچ میں دوسرا ایڈیشن چھپ جائیگا۔ کاغذ کی گرانی اور لکھائی چھپائی کی اجرت تیز ہونے کے سبب شاید قیمت کچھ زائد کرنی پڑے۔ لیکن جو احباب چھپنے سے پہلے پہلے پیشگی قیمت سوا پانچ آنے ٹکٹوں کی صورت میں بھیج دینگے۔ ان کو زیادہ قیمت نہ دینی پڑیگی بعض دوست سوا پانچ آنے سے کم ٹکٹ بھیجتے ہیں۔ یہ درست نہیں جن دوستوں کی قیمت آ چکی ہے۔ ان کو ضرور شائع ہونے پر کتاب بھیجی جائیگی۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ جلدی آرڈر بھیجیں۔ تاکہ کتاب پہلی قیمت پر مل سکے فقط

منیجر قاسمیہ کتاب ہوس۔ ریلوے روڈ جالندھر شہر

یقین کیجئے یا یقین نہ کیجئے

میرا تجربہ ہے کہ

ہومیوپیتھک علاج میں قوت شفا زیادہ ہے

یہی وجہ ہے۔ کہ تمام امراض بسہولت جلد شفا پاتے ہیں۔ کم خرچ۔ زود اثر۔ مقبول عام ہے۔ جہاں دوسرے علاج ناکامیاب رہتے ہیں۔ وہاں ہومیوپیتھک علاج کامیاب ہوتا ہے۔ اس علاج میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق خدا کے لئے بے انتہا فوائد رکھے ہیں قلیل دوا زیادہ فائدہ۔ دنوں کا کام گھنٹوں میں اور بیسوں سالوں کا کام دنوں میں ایسی دوا کی سے ہوتا ہے سینکڑوں ڈاکٹروں کی مجرب ہزاروں بار ہزاروں مریضوں پر تجربہ شدہ کھانے میں مزیدار بے ضرر۔ بیماری کو جڑ سے کھونے والی چیر پھاڑ کی تکلیف سے بچانے والی مایوس العلاج بفضل خدا صحت یاب ہوتے ہیں۔ آپ بھی استعمال کرائیں۔ تو انشاء اللہ سریع التاثیر پائیں گے۔ کوئی تکلیف ہو۔ کیسا ہی مرض ہو پوری کیفیت لکھ کر دوا حاصل کیجئے۔ امراض مخصوصہ مردان کے لئے بہترین ادویات موجود ہیں۔ مستورات اور بچوں پر یہ علاج خاص اثر کرتا ہے۔ دیرینہ پیچیدہ گندہ امراض کے زہر کو جلد زائل کر کے تندرست کرتا ہے جو امراض دوسرے طریقہ علاج سے مہینوں میں قابو میں آتے ہیں ہومیوپیتھک علاج سے چند دنوں میں شفایاب ہوتے ہیں خاص خاص مجرب ادویات موجود ہیں۔ مقویات بہت فائدہ مند ہیں۔ روز افزوں ترقی اس علاج کو ہے۔ کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے تجربہ کریں۔ شافی خدا ہے جس نے ایک بار فائدہ اٹھایا۔ ہمیشہ کے لئے مداح ہو گیا۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

[illegible] حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ احمدی احباب اس مجموعہ بشارات کو دوسروں تک کثرت سے پہنچائیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ جو احباب ایسا کریں گے وہ اس کو تبلیغ کا بہت عمدہ ذریعہ پائیں گے ۱۲×۲۹/۳۰ یہ کتاب ایک روپیہ چار آنہ میں دفتر ٹریکٹ آسمانی آواز ریلوے روڈ قادیان سے طلب فرمائیں۔

تمام ضروری پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھ کر۔ کرن جوانی کی ایجاد کی گئی ہے!
انسانی جسم
ٹکڑے ٹکڑے کرکے جسم کی مرمت نہیں کی جاسکتی۔ اِسے ایک ہی خیال کرکے علاج کرنا چاہیئے۔ تجدید شباب کا طریق یہ ہے:۔
تجدید شباب یعنی دوبارہ جوانی حاصل کرنے یا جوانی قائم رکھنے کے لئے کوششوں کا آغاز یورپ کی تاریخ میں اس وقت سے ہوا۔ جبکہ پوپ انوسینٹ ہشتم (Pope Innocent VIII) کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی۔ اس مطلب کیلئے اس نے اپنی نسوں میں تین نوجوان شخصوں کا خون داخل کرایا تھا۔ لیکن اپریشن کے تھوڑے دنوں بعد ہی اسے موت آگئی۔ اسکے بعد براؤن سیکورڈ نے اپنے جسم میں فوطوں کے لعاب کا انجکشن کراکر سمجھا تھا کہ میں پھر سے جوان ہو گیا ہوں۔ اس سے اسے کچھ شہرت ضرور حاصل ہوئی لیکن تھوڑے ہی دنوں بعد وہ بھی موت کا شکار ہو گیا۔ اس کا خیال ایک جھوٹا وہم ثابت ہوا۔ پھر سٹائی نیخ نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ فوطے نہیں بلکہ ان کی نالیوں کی رگوں سے گلینڈز کو حرکت ملتی ہے۔ اس نے کئی بوڑھے لوگوں پر تجربے کئے لیکن ان سب کا نتیجہ غیر یقینی ثابت ہوا۔ اس کے بعد بھی ورنافت نے امریکہ کے بندر چمپانزی کے فوطے لے کر عمر سے یا بیماری سے دونوں طرح کے بوڑھوں میں ان کو داخل کیا۔
کسی جاندار کا گلینڈ انسانی جسم میں جاکر خراب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شروع میں تو یہ ایک طرح کی محرک مفید رطوبت پیدا کرکے جسم کے اندر اپنا اثر کرتا ہے لیکن تھوڑے دنوں کے بعد ہی اس کے اندر سڑاند آجاتی ہے۔ جو جسم کو اور بھی گندہ بنا دیتی ہے۔ قدرتی طاقت کے عمل سے جسم اس سڑاند کے اثر کو ٹھیک کرتا ہے۔ اور وہ گلی سڑی چیز جسم میں گھل کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ تھوڑے دنوں کا تماشہ آدمی کو آگے کے لئے پہلے سے بھی ناکارہ بنا کر ختم ہو جاتا ہے۔
اس کے بعد اس قسم کی جتنی بھی جد وجہد ہوئی ہے۔ وہ سب کی سب فضول اور بے فائدہ یعنی گلینڈز یا ان کی رطوبتوں کا انجکشن یا کھانے کے طور پر استعمال وغیرہ۔ یہ گلینڈز یا ان کی رطوبتیں جسم کے اندر جاکر اپنے آپ سڑ کر کوئی بگاڑ ہی پیدا کر دیتی ہوں گی۔ اس کے سوائے ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔
تجدید شباب کے متعلق جن طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کا نتیجہ صرف اتنا ہی سمجھنا چاہیئے۔ حقیقت میں سوچا جائے۔ تو کسی کمزور اور دبلے بوڑھے آدمی کے کسی ایک عضو پر کوئی بھی جزوی عمل نقصان دہ ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر صرف ایک ہی جزو کو زیادہ حرکت دی جائے۔ اور اس میں مصنوعی طاقت لائی جائے۔ ایسی حالت میں اگر جسم کے باقی تمام اعضا کام نہیں کر سکتے۔ تو ایسے آدمی کا سارا جسم ہی جلد کمزور ہو جاتا ہے۔ مصنوعی ڈھنگ سے جوان بنے ہوئے بوڑھے آدمی جو نوجوانوں کی طرح ٹینس اور ناچ میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کے جسم کے اندر ہی اندر ایک قسم کا گھن لگا ہوا ہوتا ہے۔ جس سے اچانک ہی ان کے دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔
اس لئے حقیقت میں ہمیں ایک ایسی اکسیر کی ضرورت ہے جو سارے جسم کو ایک ساتھ طاقت پہنچا کر اس میں قدرتی تندرستی پیدا کرے۔ قدرتی تندرستی حاصل ہوتی ہے پٹھوں کے مضبوط ہونے سے اخلاقی مادوں کی باقاعدگی سے۔ تمام اعضا میں ایک جیسی چستی اور طاقت آنے سے اور بیماریوں کا مقابلہ کرنے کیلئے قدرتی صلاحیت کے حاصل ہونے سے۔
کرن جوانی کے اجزاء و خصوصیات
کرن جوانی ایک ایسی بلند ہستی کی لگاتار بیس سال کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔ جس نے اپنی قابلیت اور علم کے زور سے ہندوستان میں اپنا نام زندہ کیا ہے۔ ایک ایسا نام جو سب کے دلوں میں اعتقاد پیدا کرتا ہے۔ وہ بلند ہستی مشہور امرت دھارا کے موجد پنڈت ٹھاکر دت شرما وید ہیں۔
کرن جوانی کی تیاری میں کچھ ایسی جڑی بوٹیوں کے ست استعمال کئے گئے ہیں۔ جو قدرتی طور پر جسم کا جزو بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ہر عضو اور گلینڈ کو چستی دیتے ہیں۔ ساتھ ہی اس میں سلاجیت کشتہ فولاد وغیرہ بیش قیمت جواہرات کیمیاوی ڈھنگ سے ملائے گئے ہیں۔ اس میں کچھ ایسے جانچے ہوئے آیورویدک کے مفردات بھی شامل ہیں۔ جو جسم کے کمزور ہوتے ہوئے اعضاء رئیسہ کی پرورش کرتے اور طاقت دیتے ہیں۔ ان کے ذریعہ خون صاف ہوتا ہے اور اس کے قدرتی اور کیمیاوی اجزاء کی کمی دور ہوتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون سے ہی گلینڈ پرورش پاتے ہیں۔ ان کی رطوبتوں کی تعمیر ہوتی ہے۔ یہ تمام جسمانی طاقتوں کو بڑھاتی ہے اور قائم رکھتی ہے۔ بوڑھے یا قبل از وقت بوڑھے یا کمزور اس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھا دیں اور سچے معنوں میں مرد بنیں۔ دائمی نزلہ و زکام۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کو بھی دور کرتی ہے۔
پھر سے جوان بننا کسی جاندار کے گلینڈ یا کسی سیرم کے بغیر ہی ممکن ہے
یہ قدرتی طور پر شباب پیدا کرتی ہے سب کیلئے ایک کامل اکسیر ہے
کرن جوانی
KJ
نئی روشنی کے مرد و عورت نام کی کتاب مفت منگائیے
ہر جگہ ملتی ہے کرن جوانی
(قیمت ۴۸ گولی چار روپے ۱۲ گولی ایک روپیہ)
سیدھے امرت دھارا فارمیسی لاہور سے منگائیے یا ہمارے مندرجہ ذیل چیف ایجنٹوں کے ہاں سے خریدیئے۔
کلکتہ۔ میسرز واسودیو اینڈ کو ہاگ ہوٹل آرکیڈ
بمبئی۔ میسرز چمن لال بی شاہ پرنسس سٹریٹ
دہلی۔ میسرز بہاری لال گھاسی رام کھدی باؤلی سٹریٹ
لکھنؤ۔ میسرز راج زینت درگس امین آباد روڈ
امرت دھارا بلڈنگ
امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون
امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور
قدرتی صحت حاصل کرو! اور زندگی کا لطف اٹھاؤ!!
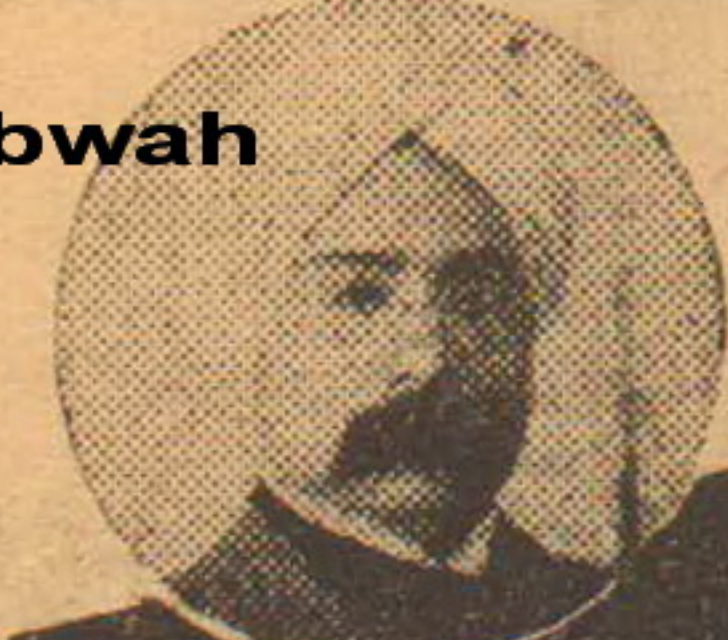
لنڈن ۱۶ جنوری۔ برطانیہ کی وزارت بحر نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ برطانیہ کی تین آبدوزیں غرق ہوگئی ہیں۔ ان تینوں کا وزن ۱۸۲۰ ٹن تھا اور ان کے ارکان عملہ کی کل تعداد ۱۰۷ تھی۔ جرمن ہائی کمانڈ نے بھی اس کا اعلان کیا ہے۔

برہان پور (سی۔پی) ۱۶ جنوری یہاں سکھوں کا ایک جلوس نکلا۔ جب وہ باجہ بجاتا ہوا ایک مسجد کے پاس سے گذرا۔ تو مسلمانوں نے مزاحمت کی۔ اور دو نو طرف سے سنگباری شروع ہوگئی کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے پولیس کی بیرونی چوکیوں پر بھی حملہ کردیا جس سے پولیس کے تین آدمی بے ہوش ہوگئے۔ آخر پولیس نے گولی چلائی جس سے ایک آدمی شدید اور ایک خفیف مجروح ہوا۔

گجرات ۱۶ جنوری۔ یہاں سے پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ایک ریلوے سٹیشن کٹھالہ پر ایک درجن مسلح ڈاکوؤں نے حملہ کردیا۔ بکنگ آفس اور ریلوے کوارٹر نذر آتش کردیئے۔ ریلوے ملازمین کو زدوکوب کیا۔ اور بہت سی نقدی و زیورات لوٹ کر لے گئے۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ جاپان کے نئے وزیر اعظم مسٹر ایڈمرل یونائی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی صلح کے اصول پر مبنی ہوگی۔ ہم نے روس کے ساتھ تمام جھگڑے طے کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ امریکہ کے ساتھ بھی ہمارے تعلقات خوشگوار رہیں گے۔ چین میں اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے امریکہ نے جو مطالبہ کیا ہے۔ ہم اس پر منصفانہ غور کریں گے

جرمنی میں کوئلہ دستیاب نہیں ہو رہا۔ اور اس وجہ سے چونکہ سکولوں کی عمارتوں کو گرم رکھنے کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے انہیں بند کردیا گیا ہے

الور ۱۶ جنوری۔ آج سنٹرل جیل میں جب قیدیوں کو بارکوں سے باہر نکالا جا رہا تھا۔ تو انہوں نے وارڈر اور جیلر پر حملہ کردیا۔ جیلر سخت مجروح ہوا۔ حملہ کی وجہ قیدیوں کا جیلر سے ناراض ہونا بیان کی جاتی ہے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۷ جنوری۔ جیسے سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ اس وقت تک جرمنی کی ۳۵ کشتیاں ڈبوئی جاچکی ہیں اسکے مقابلہ میں برطانیہ کی [illegible]

لنڈن ۱۷ جنوری جرمنی کا ایک اور رسالے جانے والے جہاز کو جنوبی اٹلانٹک میں اہل جہاز نے خود ڈبو دیا۔

دہلی ۱۷ جنوری۔ مسٹر جناح اس ماہ کے آخر تک دہلی آنے والے ہیں۔ جہاں ۳ فروری کو مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہونے والا ہے۔ وائسرائے اور مسٹر جناح میں جو گفتگو اور خط وکتابت حال ہی میں ہوئی ہے۔ اس کے متعلق بتائینگے کہ اس کا کیا نتیجہ نکلا۔

امرتسر ۱۷ جنوری۔ آج امرتسر کی منڈی کے بھاؤ یہ تھے۔ گندم ڈیڑھ سیر گندم اعلیٰ سے چنے للعہ پہانی باسمتی ڈیڑھ دوان تھیکہ سی باسمتی معہ کپاس معہ۔ توریا خشک معہ مونگ پھلی للعہ

استنبول ۱۶ جنوری۔ ترکی اسمبلی میں ایک مسودہ قانون پیش ہے کہ ہنگامی حالات میں حکومت کو مکمل یا جزوی نامبندی۔ اور جنگ میں شامل ہونے کے اختیارات دیدیئے جائیں۔

لنڈن ۱۶ جنوری۔ آج دارالعوام کے اجلاس میں مسٹر ہور بلیشیا سابق وزیر جنگ نے اپنے استعفے کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میرے اور کابینہ کے دیگر ارکان میں کوئی اختلاف نہیں تھا آپ کے بعد وزیر اعظم نے تقریر کی۔ اور کہا کہ اس استعفے کے متعلق جو افواہیں پھیلی رہی ہیں۔ وہ سب بے بنیاد ہیں۔ آج نئے وزیر نے چارج لے لیا۔

کل مغربی محاذ پر موزیل کے قریب فریقین نے ایک دوسرے پر شدید گولہ باری کی۔ کئی گولے لگسمبرگ میں آکر گرے۔ اور لوگوں کو پناہ گاہوں میں چھپنا پڑا۔

لنڈن ۱۷ جنوری کل مسٹر ہور بلیشیا سابق وزیر جنگ اور مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم نے ہوس آف کامنز میں جو تقریریں کیں ان پر یورپ اور امریکہ کے اخباروں میں رائے زنی کی جا رہی ہے اور یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ مسٹر ہور بلیشیا نے اپنا بیان نہایت متانت اور سنجیدگی سے دیا ہے جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ دونوں تقریروں کے بعد بھی یہ لوگ نہ جان سکیں گے کہ مسٹر ہور بلیشیا نے کیوں استعفیٰ دیا؟ لنڈن کے ایک اخبار نے یہ رائے زنی کی ہے کہ استعفیٰ کسی پالیسی کے اختلاف کی وجہ سے دیا گیا ہے اور جنگ کے موجودہ حالات میں ایسا ہی بیان دینا ضروری تھا۔ جیسا کہ مسٹر ہور بلیشیا نے دیا۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ یورپ میں آج کل بلا کی سردی پڑ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ مغربی موروچوں اور فن لینڈ کی فوجی سرگرمیاں ٹھنڈی پڑ گئی ہیں۔ بوڈاپسٹ کے قریب دریائے ڈینیوب بالکل یخ بستہ ہوگیا ہے اور ۱۲۰۰ جہاز جم کر رہ گئے ہیں۔ ماسکو میں بھی سخت سردی پڑ رہی ہے۔ درجہ حرارت صفر سے ۴۰ درجے نیچے جاچکا ہے سکولوں میں چھٹیاں دیدی گئی ہیں اور بچوں کے والدین سے کہہ دیا گیا ہے کہ انہیں گھروں میں بند رکھیں۔ اسٹونیا میں اس قدر سردی پڑ رہی ہے جس قدر گذشتہ ستر سال بھی نہیں پڑی پارہ صفر سے ۵۰ درجے نیچے جاچکا ہے

لنڈن ۱۷ جنوری۔ فن لینڈ میں موسم کی خرابی کی وجہ سے کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی۔ کل ۲۰۰ روسی ہوائی جہازوں نے اڑان کی۔ اور ۶۰۰ کے قریب بم پھینکے۔ روسی جہازوں میں سے چھ نیچے گرا لئے گئے۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ ایک غیر ملکی ہوائی جہاز نے جس کے متعلق بعد میں معلوم ہوگیا کہ وہ روسی تھا۔ سویڈن کے ایک جہاز پر بم گرائے۔ روسی جہاز فن لینڈ میں آکر اترا۔ جہاں گرفتار ہوجانے پر اس کے ایک افسر نے اپنے آپ کو گولی مارلی اور دوسرے نے اپنے آپ کو فنوں کے حوالہ کردیا۔

لنڈن ۱۷ جنوری۔ کینیڈا میں جس قرضہ کے لئے پیر کے دن اعلان کیا گیا تھا۔ وہ ضرورت سے زیادہ جمع ہوگیا ہے اس کی رقم چار کروڑ سے بڑھ گئی ہے

لنڈن ۱۷ جنوری۔ ہالینڈ اور بلجیم کے حالات میں کوئی نئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اگر کوئی اہم واقعہ پیش نہ آیا۔ تو جو فوجیں اکٹھی کی گئی ہیں وہ کم کردی جائیں گی

لنڈن ۱۷ جنوری۔ خلیج بسکے میں ہالینڈ کا ایک ۱۸ ہزار ٹن کا جہاز ایک جرمن آبدوز نے غرق کردیا۔ اس کے متعلق برلن میں بتایا گیا ہے کہ جہاز پر ایسا مال لدا ہوا تھا جس پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ اور اس کا ڈبونا بین الاقوامی آئین کی رو سے جائز تھا۔ مگر یہ درست نہیں جہاز کی تلاشی لینے کے بعد اگر ایسا مال ثابت ہو۔ تو اسے ضبط کیا جاسکتا ہے جہاز کو غرق نہیں کیا جاسکتا۔

دہلی ۱۷ جنوری۔ اخباروں کے لئے کاغذ مہیا کرنے کی ہر ممکن سہولت کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے چونکہ لڑائی کی وجہ سے کاغذ کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہوگئی ہے اور اخبارات ملک کے لئے نہایت مفید اور ضروری چیز ہیں اس لئے کاغذ منگانے کے لئے خاص سہولت دینے کی درخواستیں گورنمنٹ کو پہنچ رہی ہیں جن پر وہ غور کر رہی ہے

دہلی ۱۷ جنوری۔ اسمبلی کا بجٹ سیشن اگلے ہفتہ دہلی میں شروع ہوگا یہ اجلاس تھوڑے دن ہی رہے گا جس میں سیلون اور ہندوستانی معاملات کو سدھارنے۔ زرعتی پیداوار ٹیکس لگانے۔ باہر سے دوائیاں منگانے اور انکم ٹیکس بل میں ترمیم کرانے کے معاملات پر غور کیا جائے گا۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیت ہر مسلمان کے لئے

از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱)

مسلمان کا خون تم پر حرام
اسی طرح جیسے کہ عرفہ حرام
مسلمان کا مال تم پر حرام
ہے جیسا کہ حج کا مہینہ حرام
مسلمان کی تم پہ عزت حرام
اسی طرح جیسے کہ مکہ حرام

(۲)

مسلمان کی عزت و جان و مال
سدا ان کا کرتے رہو احترام
وصیت یہ امت کو حضرتؐ نے کی
کہ پہنچا دو سب کو یہ میرا پیام
حقوق العباد اس میں سب آگئے
جو عامل ہوں ان پر فدا کا سلام

عید الاضحیٰ ۲۰ جنوری بروز ہفتہ ہوگی

نظارت تعلیم و تربیت نے ضروری شہادات کی بناء پر فیصلہ کیا ہے کہ عید الاضحیٰ ۲۰ جنوری ۱۹۴۰ء بروز ہفتہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قربانی کی کھالیں اور عید فنڈ

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر خدا تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیں۔ ان کی کھالوں کی قیمت مرکز میں بھیجیں۔ اسی طرح عید فنڈ جس کی ابتداء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی۔ اور ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ ہے۔ اس کے وصول کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اور اس طرح کافی رقم جمع کر کے سلسلہ کی ضروریات کے لئے مرکز میں بھیجیں۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیان مشرقی افریقہ کا اخلاص نامہ

مشرقی افریقہ کے احمدیوں نے جو وہاں کے دیسی باشندے ہیں۔ خلافت جوبلی کے موقعہ پر اپنی ملکی زبان سواحیلی میں جو اخلاص نامہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

ہم حضور کے ادنیٰ خادم جو مشرقی افریقہ کے اصل باشندے اور سیاہ فام ہیں۔ مگر احمدیت کے نور سے منور ہو چکے ہیں۔ حضور کی خدمت عالیہ میں ہدیہ اخلاص و تشکر پیش کرتے ہیں۔ کہ حضور نے ہم بے کسوں پر احسان عظیم فرمایا۔ اور ہماری ہدایت کے لئے کوشش فرمائی۔ ہم جب اپنی پہلی حالت کا احمدیت قبول کرنے کے بعد کی حالت سے مقابلہ کرتے ہیں۔ تو عظیم الشان فرق دیکھ کر ہمارے دل جذبات شکر سے بھر جاتے ہیں خدا تعالیٰ آپ پر بہت بہت برکات کا نزول فرمائے۔

ہم حضور کے متبعین جو مشرقی افریقہ کے اصل باشندے ہیں حضور کے کارہائے نمایاں علی الخصوص تبلیغ احمدیت اور شریعت اسلام کے لئے تمام دنیا میں جدوجہد کے عظیم الشان کارنامے دیکھ کر حضور کی ذات والا صفات کو خدا تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت سمجھتے ہیں۔ حضور نے اس علاقہ میں شیخ مبارک احمد صاحب کو مبلغ مقرر کر کے ہم پر احسان عظیم فرمایا ہے اسے ہم ساری عمر فراموش نہیں کر سکتے۔ شیخ صاحب نے حضور کی ہدایت کے ماتحت تبلیغ و تبشیر کا سلسلہ یہاں شروع کیا۔ اور ہم نے اس بات کو یقین کی آنکھ سے دیکھا کہ احمدیت فی الواقعہ وہ نور ہے جو انسانی قلب کو ظلمت سے رہائی بخشتا اور اسے منور کر دیتا ہے۔ پھر یہی نہیں کہ ہمیں نور ہدایت سے منور کیا گیا۔ بلکہ ہماری اور ہماری اولاد کی تعلیم و تربیت کے لئے احمدیہ مسلم سکول ٹبورا میں قائم کیا گیا۔ جس میں ہمارے بچوں کو مفت دینی اور دنیاوی تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے سواحیلی زبان میں مختلف اوقات میں کتب و رسائل شائع کر کے اور ایک باقاعدہ ماہوار سواحیلی رسالہ کے ذریعہ ہمیں اسلامی تعلیم سے واقف کیا جا رہا ہے۔ ہمارے علاقہ میں مبلغ احمدیت کے آنے سے قبل ہم بہت ہی افسوسناک باتوں میں مبتلا تھے۔ بادہ نوشی اور قمار بازی ہمارا وزمرہ کا شغل تھا۔ اور اسی قسم کے دوسرے عیوب ہمارا طرۂ امتیاز تھا۔ ہمارے علماء و شیوخ نہ خود دین اسلام سے واقف تھے۔ اور نہ ہم کو اسلام سے روشناس کرا سکتے تھے۔ وہ خود ان برائیوں میں مبتلا تھے۔ لیکن احمدیت اور حضور کے عہد مبارک کی برکت سے ہم اپنی زندگیوں میں ایک تغیر دیکھتے ہیں

اے ہمارے پیارے رہنما ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ حضور خلیفہ برحق اور خدا کے پیارے ہیں۔ لیکن ہم گنہگار ہیں۔ اور کئی کمزوریوں میں ابھی تک مبتلا ہیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نور سے زیادہ سے زیادہ منور کرے۔ اور ہم بھی خدا کے پیارے اور سچے فرمانبردار بن جائیں۔ اور ہر بلا و آفت سے ہم کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ ہم پھر حضور کی خدمت میں اس کامیاب پچیس سالہ دور کے ختم ہونے پر ہدیہ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔ ہم ہیں حضور کے ادنیٰ غلام ۔ احمدیان مشرقی افریقہ و باشندگان ٹبورا شہر

مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر تحریک جدید میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلامی میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔ مگر اس بابرکت تحریک میں شمولیت کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے کیا آپ نے چھٹے سال کا وعدہ پیش کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو فوراً لکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیج دیں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۹ ذوالحجہ ۱۳۵۸ھ

خطبہ جمعہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اہم وصیت جس کی اشاعت ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے

ہر احمدی سال میں کم سے کم ایک نیا احمدی بنانے کی کوشش کرے اور اپنے وعدہ کی تحریراً اطلاع دے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۵ جنوری ۱۹۴۰ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
مَیں چونکہ گزشتہ ایام میں

انفلوئنزا کی تکلیف

سے بیمار رہا ہوں۔ بلکہ ابھی تک گلے میں بہت سی خراش باقی ہے۔ اس وجہ سے نہ تو مَیں اونچا بول سکتا ہوں۔ اور نہ ہی زیادہ دیر تک بول سکتا ہوں۔ لیکن چونکہ اب ایک

نئے سال کا شروع

ہے۔ اور نیا سال اپنے ساتھ نئی امنگیں اور نئے ارادے لے کر آیا کرتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا۔ کہ باوجود تکلیف اور بیماری کے خطبہ مَیں ہی پڑھاؤں تاکہ آئندہ سال کے متعلق جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلا سکوں۔

اس سال جلسہ سالانہ پر ایک چھوٹا سا اشتہار میری طرف سے شائع ہوا ہے جس میں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایک وصیت

درج ہے۔ جو آپؐ نے اپنی وفات کی خبر ملنے پر مسلمانوں کو کی۔ وہ وصیت یہ ہے کہ اِنَّ دِمَآءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا۔ یعنی مکہ مکرمہ میں حج کے ایام میں جو عزت خدا نے حج کے دن کو دی ہے۔ وُہی عزت تم آپس میں ایک دوسرے کی جانوں۔ ایک دوسرے کے مالوں اور ایک دوسرے کی عزتوں کو دو۔ یعنی

کسی کی عزت پر حملہ نہ کرو

اس پر اتہام نہ لگاؤ۔ اُسے بدنام نہ کرو اُسے ذلیل نہ کرو۔ اُسے بُرا بھلا نہ کہو۔ اسی طرح

کسی کے مال پر حملہ نہ کرو

یعنی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ کسی کا حق غصب نہ کرو۔ کسی کے مال اور جائداد میں ناجائز تصرف نہ کرو۔ اسی طرح

کسی کی جان پر حملہ نہ کرو

یعنی کسی کو مارو نہیں۔ کسی کو پیٹو نہیں کسی کو قتل نہ کرو۔ اور کسی سے لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد نہ کرو۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وصیت ہے۔ اور آپؐ نے اس وصیت کے بیان کرنے کے بعد دو دفعہ فرمایا۔ کہ میں نے یہ وصیت تمہیں کی ہے جس شخص کے کانوں میں میری یہ بات پڑے اُسے چاہیے۔ کہ وُہ آگے دوسرے لوگوں کے کان تک میری اس وصیت کو پہونچا دے۔ اور انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ اور آگے بیان کریں۔ گویا ہر شخص جو یہ حدیث سُنے اُسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ حکم ہے۔ کہ وُہ آگے دوسرے مسلمان بھائیوں تک اسے پہونچا دے۔

میں نے اس حدیث کا ذکر کرتے ہُوئے

دوستوں کو نصیحت

کی۔ کہ وُہ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس وصیت کے ماتحت اس حدیث کو دوسروں تک پہونچاتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ یہ حدیث چکر کھا کر پھر ان تک پہونچے۔ اور پھر دوبارہ وُہ شاہد بن جائیں۔ اور دوبارہ اُن پر یہ فرض عائد ہوجائے۔ کہ وُہ اسے غائب تک پہونچا دیں۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ

فَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

شاہد غائب تک اسے پہونچا دے۔

یعنی جس کے کان میں یہ حدیث پہونچے وُہ اسے اس شخص کے کان تک پہونچا دے جو اُس مجلس میں موجود نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ فلیبلغ العالم الجاهل کہ جس شخص کو اس حدیث کا علم ہو۔ وُہ اسے اس شخص تک پہونچا دے۔ جسے اس حدیث کا علم نہ ہو۔ اگر آپ یہ فرماتے۔ تو اس کے معنے اور ہوجاتے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کا صرف یہ مطلب ہوتا۔ کہ جن لوگوں کو اس حدیث کا علم ہو۔ انہیں تو یہ نہ پہونچائی جائے۔ البتہ جو اس حدیث سے ناواقف ہوں۔ اُن تک اس حدیث کو پہونچایا جائے۔ اس صورت میں جب کوئی شخص اس حدیث کو سُن لیتا۔ تو وُہ سمجھ لیتا۔ کہ اب کسی اور کو اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ پھر دوبارہ مجھے وُہ یہ حدیث پہونچائے۔ اور نہ مجھ پر

یہ فرض ہے

کہ میں ہر شخص کے آگے اسے بیان کروں۔

بلکہ جو اس حدیث سے ناواقف ہوگا صرف اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بتاؤں گا۔ اور اگر کوئی اسے یہ حدیث پہونچاتا تو وہ کہہ سکتا تھا کہ مجھے تو پہلے سے ہی یہ حدیث معلوم ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ فلیبلغ العالم الجاھل۔ مَیں عالم ہوں اس حدیث سے ناواقف نہیں۔ پس تم میرے سامنے یہ حدیث کیوں بیان کرتے ہو۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ فلیبلغ الشاھد الغائب۔ کہ جب کسی مجلس میں یہ حدیث بیان کی جائے۔ تو جو اس حدیث کو سن رہا ہو۔ یہ نہیں کہ وہ اس حدیث کو جانتا نہ ہو چاہے وہ پہلے سے جانتا ہو۔

بہرحال جب وہ کسی مجلس میں ایک

شاہد کی حیثیت میں

اس حدیث کو سنے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اسے الغائب یعنی اس شخص کے کانوں تک پہونچا دے۔ جو مجلس میں موجود نہیں تھا۔ یہاں بھی یہ نہیں کہا۔ کہ اس شخص کو حدیث پہونچاؤ۔ جو اس حدیث کو جانتا نہ ہو بلکہ غائب کا لفظ رکھ کر بتا دیا کہ چاہے وہ اس حدیث کو جانتا ہی کیوں نہ ہو۔ جب وہ اس مجلس میں موجود نہ ہو۔ جس مجلس میں اس حدیث کو بیان کیا جا رہا ہو۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تم اسے پہونچاؤ۔ کیونکہ اصل غرض اس حدیث کے پہونچانے سے یہ نہیں۔ کہ لوگوں کو اس تعلیم کا علم ہو جائے۔ بلکہ اصل غرض یہ ہے۔ کہ یہ تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آکر ان کے ذہن نشین ہو جائے۔ اور ان کے دل اور دماغ پر اس کا نقش ہو جائے دنیا میں کئی باتیں انسان کے علم میں ہوتی ہیں۔ مگر بسا اوقات وہ

دل اور دماغ پر نقش

نہیں ہوتیں۔ اس وجہ سے باوجود علم کے ان پر عمل کرنے میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ مگر جب کوئی بات بار بار دہرائی جائے تو وہ دل اور دماغ پر نقش ہو جاتی ہے۔ اور عمل کا ایک جزو بن جاتی ہے پس کسی تعلیم کا صرف پڑھ لینا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس بات کی ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ اور عمل کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ بار بار تعلیم دہرائی جائے۔ اسی حکمت کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث آگے اور پھر آگے بیان کرنے کی وصیت کی۔ ورنہ یہ تو نہیں کہ اس حدیث اور اس مفہوم کو مسلمان پہلے جانتے نہ تھے؟ مسلمان پہلے بھی اس بات کو جانتے تھے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ساری عمر یہی تعلیم دی

کہ تم بلاوجہ کسی کا مال نہ لو۔ بلاوجہ کسی کی جان پر حملہ نہ کرو۔ بلاوجہ کسی کو دکھ اور اذیت نہ پہونچاؤ۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ یہ تعلیم دی کہ جھوٹے اتہامات مت لگاؤ۔ کسی کو ذلیل اور رسوا نہ کرو۔ کسی سے تکبر کے ساتھ پیش نہ آؤ۔ کسی کی عیب چینی نہ کرو۔ تجسس اور غیبت نہ کرو۔ اور یہی اس حدیث کا خلاصہ ہے۔ پس اس حدیث میں جو کچھ کہا گیا وہ کوئی نئی بات نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں پہلے سے یہ تمام باتیں موجود تھیں! قرآن کریم میں بھی ہر بات کا تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ البتہ اس وصیت میں اسی تعلیم کو

ایک خاص صورت

دے دی گئی ہے۔ ورنہ مضمون وہی ہے۔ صرف اس وقت کی اہمیت کو مدنظر رکھ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ وصیت کی۔ آپ نے سوچا کہ جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا۔ تو مسلمانوں کو یہ اہم سبق یاد دلانے والے بہت کم رہ جائیں گے۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو ممکن ہے۔ کہ کوئی بھی یہ سبق یاد دلانے والا نہ رہے۔ پس کیوں نہ میں

ہر مسلمان کو دوسروں کا ناصح

بنا دوں۔ تا یہ ضرورت ہی نہ رہے۔ کہ کوئی خلیفہ ان تک یہ بات پہونچائے یہ ضرورت ہی نہ رہے۔ کہ کوئی معلم ان تک بات پہونچائے۔ یہ ضرورت ہی نہ رہے کہ کوئی واعظ ان تک بات پہونچائے۔ یہ ضرورت ہی نہ رہے کہ کوئی بڑا بزرگ اسے بیان کرے۔ یہ ضرورت ہی نہ رہے۔ کہ کوئی باپ اسے بیان کرے یا ماں بیان کرے۔ یا کسی کا کوئی دوست اور عزیز بیان کرے۔ بلکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے اس حدیث کو بیان کرے۔ اور بیان کرتا چلا جائے۔ اور یقیناً نصیحت کو پھیلانے کا اس سے بڑھ کر

لطیف گُر

اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر کہ ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمۃ یومکم ھٰذا فی شہرکم ھٰذا فی بلدکم ھٰذا۔ یہ نہیں فرمایا کہ فلیبلغ العالم الجاھل۔ اگر آپ یہ فقرہ آخر میں دہرا دیتے تو ممکن ہے اس کا مطلب یہ لے لیا جاتا۔ کہ یہ حدیث امت محمدیہ کے ایسے ہی افراد تک پہونچانا ہمارا فرض ہے۔ جن تک یہ حدیث پہلے نہ پہونچی ہو۔ بلکہ ممکن کیا مسلمان یہی مفہوم سمجھتے۔ اور وہ کہتے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف یہ حکم دیا ہے۔ کہ اے مسلمانو تم ان لوگوں تک اس حدیث کو پہونچاؤ۔ جو اس سے ناواقف ہیں۔ اگر کوئی اس حدیث کو پہلے جانتا ہے تو اسے پہونچانے کی ضرورت نہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ فرمایا فلیبلغ الشاھد الغائب اور شاہد کے معنی عالم کے نہیں۔ بلکہ شاہد کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ شخص جو اس مجلس میں بیٹھا ہوا ہو جس میں یہ حدیث بیان کی جا رہی ہو۔ اور

غائب کے معنی جاہل کے نہیں

بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اس مجلس میں موجود نہ ہوں۔ جس میں یہ حدیث بیان کی گئی ہو۔ مثلاً اس وقت خطبہ جمعہ میں جو لوگ شامل ہیں وہ سب شاہد ہیں۔ اور جو احمدی یہاں نہیں بیٹھا چاہے وہ کتنا بڑا عالم کیوں نہ ہو۔ چاہے وہ اس حدیث کو سند کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک روایت کرتا ہو وہ غائب ہے۔ کیونکہ وہ اس مجلس میں نہیں۔

پس اس حدیث میں یہ نہیں کہا گیا۔ کہ یہ ایک تعلیم ہے جو ناواقفوں تک پہونچاؤ۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے۔ کہ یہ ایک تعلیم ہے۔ جو واقفوں اور ناواقفوں تک پہونچاؤ۔ اور وہ اگلے واقفوں یا ناواقفوں تک پہونچائیں۔ اور وہ اس سے آگے واقفوں یا ناواقفوں تک پہنچائیں اور پھر پہونچاتے چلے جائیں۔

بظاہر یہ ایک چھوٹا سا تغیر ہے۔ کہ عالم کی جگہ شاہد اور جاہل کی جگہ غائب کا لفظ رکھ دیا گیا ہے۔ مگر یہ چھوٹا سا تغیر ایک

حکیم ہستی کا تغیر

ہے۔ جو یہ سمجھتی تھی۔ کہ ان دو چھوٹے سے تغیرات کے ساتھ میں اپنی امت میں اس تعلیم کے متواتر پھیلائے جانے کی بنیاد قائم کر رہا ہوں۔ پس اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ عالموں کو چاہیئے ناواقفوں تک اسے پہونچا دیں۔ بلکہ اس حدیث کا یہ مفہوم ہے۔ کہ ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر اس دوسرے مسلمان تک جو اس مجلس میں شامل نہیں۔ یہ حدیث پہونچا دے۔ اور پھر آگے اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اسی طرح اور لوگوں تک اس حدیث کو پہونچاتا چلا جائے اور جبکہ اس حدیث میں یہ شرط عائد کر دی گئی ہے۔ کہ جس مجلس میں یہ حدیث بیان کی جائے۔ اس میں بیٹھنے والوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ان لوگوں تک اس حدیث کو پہونچائیں جو اس مجلس میں موجود نہ ہوں۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ

قیامت تک یہ حدیث ایک دوسرے کو پہنچائی جائے گی

کیونکہ کوئی ایسی مجلس نہیں ہو سکتی۔ جس میں دنیا کے تمام مسلمان

اکٹھے ہوں۔ اور سب کے سامنے ایک وقت میں یہ حدیث بیان کی جا سکے۔ لازماً ہر مجلس میں کچھ مسلمان ہوں گے۔ اور کچھ نہیں ہوں گے۔ پس اس شرط کے ماتحت ہمیشہ ان لوگوں کا جو کسی مجلس میں اس حدیث کو سنیں گے۔ یہ فرض رہے گا۔ کہ وُہ دوسروں تک اسے پہونچائیں۔ اور اس طرح قیامت تک یہ سلسلہ چلتا چلا جائیگا اور اگر بفرضِ محال کوئی ایسی مجلس قائم بھی ہو سکے۔ جس میں رُوئے زمین کے تمام مسلمان اکٹھے ہو جائیں۔ اور سب کے سامنے ایک وقت میں اس حدیث کو بیان کر دیا جائے۔ اور ان میں سے کوئی غائب نہ ہو۔ تو بھی اس حدیث کا دوسروں تک پہونچانا صرف عارضی طور پر ختم ہوگا۔ کیونکہ جب نئے بچے پیدا ہوں گے۔ تو ان کے متعلق پھر اس بات کی ضرورت پیش آئیگی کہ انہیں اس حدیث کے مفہوم سے آگاہ کیا جائے ۔

فرض کرو۔

رُوئے زمین کے تمام مسلمان

بیس کروڑ ہیں۔ یا چالیس کروڑ ہیں۔ یا ایک ارب ہیں۔ اور اتفاقاً وُہ ایک مجلس میں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور سب کو یہ حدیث پہونچا دی جاتی ہے۔ تو بھی اس حدیث کو آگے پہونچانے کا سلسلہ عارضی طور پر ہی بند ہوگا۔ دائمی طور پر نہیں۔ کیونکہ دس۔ پندرہ سال کے بعد اُن کے جو بچے پیدا ہو کر بڑے ہو چکے ہوں گے۔ اُن کو اس حدیث کا علم نہیں ہوگا۔ اور اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ حکم پھر تازہ ہو جائے گا۔ کہ فلیبلغ الشاھد الغائب

پس یہ ایک ایسا گُر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایجاد کیا ہے۔ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے کبھی مسلمان اس حدیث سے ناواقف نہیں رہ سکتے۔ اور کوئی مسلمان ایسا نہیں ہو سکتا۔ جس کے کان میں کم سے کم سال میں تین چار بار یہ حدیث نہ پڑے اگر اس حدیث کا محض پڑھ لینا۔ یا اس کا ایک دو دفعہ سُن لینا کافی ہوتا۔ تو انسان بخاری میں اس حدیث کو پڑھ سکتا تھا۔ اور جو

دینی مدارس کے اساتذہ

ہیں۔ وُہ اپنے شاگردوں کو یہ حدیث پڑھاتے ہی ہیں۔ بلکہ شائد دس دس دفعہ اُن کے پڑھانے میں یہ حدیث آ جاتی ہوگی۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ کہ پڑھنے اور دوسروں کو پہنچانے میں بہت بڑا فرق ہے۔ اگر رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ نہ فرماتے۔ کہ فلیُبلّغ الشاھد الغائب۔ تو پڑھانے والے کے دل پر وُہ اثر نہ ہو سکتا۔ جو اب ہوتا ہے۔ اس صورت میں پڑھانے والا اسے محض ایک حدیث سمجھتا۔ مگر اب جب وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ساتھ ہی دیکھتا ہے۔ تو وہ اسے صرف حدیث نہیں سمجھتا۔ بلکہ وُہ اس حدیث کو

ایک ذمّہ واری اور امانت

سمجھتا ہے۔ اور وہ اس حدیث کو پڑھنا یا پڑھانا کافی خیال نہیں کرتا۔ بلکہ اس امانت کی ادائیگی کو بھی ضروری سمجھتا ہے۔ پس اس حدیث نے پڑھانے والے کے ذہن میں بھی بیداری پیدا کر دی۔ اور پڑھنے والے کے ذہن میں بھی بیداری پیدا کر دی ۔

پس یہ ایک

عظیم الشان نکتہ

ہے۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمارے فائدہ کے لئے بتایا۔ اور اللہ تعالےٰ نے مجھے اس طرف توجہ دلا دی کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ان الفاظ سے یہ منشا نہیں تھا۔ کہ اس وقت آپ کی مجلس میں جو لوگ موجود تھے۔ وُہ ان لوگوں تک اسے پہونچا دیں۔ جو اس وقت موجُود نہیں تھے۔ کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ "اس مجلس کا شاہد" بلکہ آپ نے شاہد کا لفظ بغیر اضافت کے فرمایا۔ اگر آپ یہ فرماتے۔ کہ فلیبلّغ شاھد مجلسنا ھٰذا۔ کہ اس مجلس میں جو لوگ موجُود ہیں وُہ دوسروں تک میری یہ بات پہونچا دیں تو اس کے معنے یہ ہُوئے۔ کہ اس حدیث کا دوسروں تک پہونچانا صرف انہی کا فرض تھا ہمارا فرض نہیں۔ مگر آپ نے صرف فلیبلّغ الشاھد الغائب فرمایا۔ اور غائب کے لئے بھی آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ الغائب عن مجلسنا ھٰذا بلکہ الغائب کا لفظ استعمال کیا۔ گویا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شاھد کا لفظ بھی بغیر اضافت۔ اور قید کے استعمال کیا۔ اور غائب کا لفظ بھی بغیر اضافت اور قید کے استعمال کیا۔

پس جب آپ نے شاھد کا لفظ فرمایا۔ تو اس سے مراد وُہ مسلمان نہیں تھے۔ جو اُس مجلس میں موجُود تھے۔ اور جب آپ نے غائب کا لفظ استعمال فرمایا۔ تو اس سے مراد بھی وُہ مسلمان نہیں تھے۔ جو اس وقت مجلس میں موجُود نہیں تھے۔ بلکہ شاہد سے مراد وُہ شخص ہے جس کے سامنے یہ حدیث بیان کی جائے۔ اور غائب سے مراد ہر وُہ شخص ہے۔ جس کے سامنے اُس وقت حدیث بیان نہ ہُوئی ہو۔ چاہے اس حدیث کا اُسے علم ہی کیوں نہ ہو ۔

پس

جلسہ سالانہ پر

ایک تو میں نے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وُہ اس حدیث کے مضمون کو پھیلانے کی طرف توجہ کریں اور رسُول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اس وصیت کو دوہراتے رہیں۔ یہاں تک کہ یہ امر اُن کی عادت میں داخل ہو جائے۔ اور ان کے دل میں اتنا راسخ ہو جائے۔ کہ اُن کا ہاتھ کسی مسلمان کے خلاف نہ اُٹھے۔ اُن کی زبان کسی مسلمان کے خلاف نہ کھُلے۔ اور اُن کی آنکھ کسی مسلمان کے مال کی طرف نہ اُٹھے۔ گویا دُوسرے کی

جان۔ مال اور آبرُو پر حملے کا خیال بھی اُن کے دل میں نہ آئے

اور اُن کی دیانت و امانت ایسے اعلےٰ پایہ کی ہو۔ کہ کسی مسلمان کے مال کی طرف ہاتھ اُٹھنا تو الگ رہا۔ اُن کی نگاہ بھی نہ اُٹھے۔ اور دُنیا اس یقین پر قائم ہو جائے۔ کہ ایک مسلمان کے لئے کسی دوسرے مسلمان کا مال اٹھانا یا اس کی عزت اور جان پر حملہ کرنا بالکل ناممکن ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ غیر مسلموں کے مال۔ جان اور آبرو پر حملہ کرنا جائز ہے۔ وُہ بھی ویسا ہی ناجائز ہے جیسے کسی مسلمان کے مال۔ جان اور عزت پر حملہ کرنا۔ البتہ اس حدیث میں زیادہ زور اسی بات پر دیا گیا ہے۔ کہ کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی عزت پر حملہ نہ کرے۔ اس کے مال پر حملہ نہ کرے۔ اس کی جان پر حملہ نہ کرے۔ غیر مسلموں کا اس لئے ذکر نہیں کیا گیا۔ کہ جب مسلمانوں کو یہ عادت ہو جائے گی۔ اور

اپنے بھائیوں کے خلاف

نہ ان کا ہاتھ اُٹھے گا۔ نہ اُن کی آنکھ اُٹھے گی۔ اور نہ ان کی زبان حرکت کرے گی۔ تو وُہ غیر اقوام کے لوگوں کو بھی دُکھ دینے سے خود بخود اجتناب کریں گے۔ اور چونکہ وُہ دوسری آیات اور احادیث سے یہ جانتے ہیں۔ کہ اسلام نے غیر مسلموں پر بھی حملہ کرنا ناپسندیدہ امر قرار دیا ہے۔ اور اُن کو حملہ نہ کرنے کی پختہ عادت ہو چکی ہوگی وُہ کسی غیر مسلم کو بھی نہیں پیٹیں گے۔ وُہ کسی غیر مسلم کا بھی مال نہیں کھائیں گے۔ اور وُہ کسی غیر مسلم کی عزت پر بھی حملہ نہیں کریں گے۔ جس طرح مسلمانوں کی جان۔ مال اور آبرو پر وُہ حملہ نہیں کریں گے ۔

دُوسری بات

جلسۂ سالانہ پر میں نے یہ بیان کی تھی۔ کہ گزشتہ سال میں نے دوستوں کو نصیحت کی تھی۔ کہ ہر احمدی کم سے کم ایک نیا احمدی سال میں ضرور بنائے۔ مگر میری یہ نصیحت اتنی کامیاب نہیں ہوئی۔ جتنی کامیابی کی توقع تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس سال

پہلے کی نسبت بیعت زیادہ ہُوئی ہے

مگر یہ زیادتی دس پندرہ فیصدی ہے۔ اور دس پندرہ فیصدی کی زیادتی کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔ اس لئے میں آج کے خطبہ میں پھر قادیان کے دوستوں کو اور باہر کے دوستوں کو بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اس سال پھر ہر احمدی کم سے کم ایک نیا احمدی بنانے کی کوشش کرے۔ اور چونکہ اگر انسان نے وعدہ کیا ہُوا ہو۔ تو اسے اپنی ذمّہ واری کا احساس رہتا ہے۔

اس لئے

ہر احمدی تحریراً مجھے اطلاع دے

کہ وُہ اس سال کتنے نئے احمدی بنانے کا وعدہ کرتا ہے۔ تاکہ اول اسے اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا خیال رہے اور اگر بفرضِ محال وُہ اپنے وعدہ کو پورا نہ کر سکے۔ تو اس کے نفس میں شرمندگی پیدا ہو۔ اور وُہ آئندہ اپنی گزشتہ کمی کو زیادہ جدوجہد سے پُورا کرنے کی کوشش کرے۔ بہر حال یہ ایک مفید چیز ہوگی۔ سلسلہ کی ترقی کے لحاظ سے بھی۔ کیونکہ جب وُہ تحریری طور پر وعدہ کریں گے۔ تو وُہ توجہ سے اس وعدہ کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور ان کے اپنے نفس کے لئے بھی کیونکہ اگر وُہ وعدہ پورا نہ کر سکے تو ان کے

نفس میں غیرت

پیدا ہوگی۔ اور آئندہ وہ اس کوتاہی کا ازالہ کرنے کے لئے زیادہ جدوجہد سے کام لیں گے۔ غرض وعدہ کرنا اُن کے لئے بھی مفید ہے۔ اور سلسلہ کے لئے بھی مفید ہے۔ پس جو دوست نئے احمدی بنانے کی نیت کریں۔ وُہ مجھے بھی اپنی نیت سے آگاہ کردیں۔ اور بتادیں۔ کہ ہم اس سال کتنے نئے احمدی بنانے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ اپنے لئے کوئی خاص علاقہ یا تبلیغ کے لئے کسی خاص قوم کو مخصوص کرنا چاہتے ہوں تو اس کی بھی مجھے اطلاع دے دیں۔ کہ فلاں علاقہ یا فلاں قوم میں چونکہ احمدیت نہیں۔ اس لئے ہم اس علاقہ یا اس قوم کی ہدائت کے لئے تبلیغی جدوجہد کریں گے۔

مَیں سمجھتا ہوں ہماری جماعت اگر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف پُورے طور پر توجہ کرے تو

جماعت کی ساری مشکلات

چند دنوں میں دور ہو سکتی ہیں۔ بلکہ جماعت کیا ساری دُنیا کی مشکلات دُور ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ احمدیت ہی ہے جو دنیا کی مشکلات کو دُور کرنے کا واحد ذریعہ ہے اگر احمدیت آج دُنیا میں پھیلی ہوئی ہوتی تو جرمنی اور برطانیہ اور روس اور فن لینڈ کے جھگڑے ہی کیوں ہوتے۔ یہ سب جھگڑے اسی لئے ہیں کہ

احمدیت کی تعلیم

ابھی تک دُنیا میں نہیں پھیلی! پس آج دنیا کے تمام جھگڑے انتظار کر رہے ہیں احمدیت کے انتشار اور اس کی اشاعت کا۔ اور دُنیا کے تمام جھگڑے انتظار کر رہے ہیں اللہ تعالےٰ کی حکومت قائم ہونے کا۔ اور اللہ تعالےٰ کی حکومت دنیا میں اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک احمدیت پھیل نہیں جاتی۔ پس اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری اور وفاداری بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ احمدیت کو ہم دنیا میں جلد سے جلد پھیلائیں۔ اور بنی نوع انسان کی محبت اور ان کی خیر خواہی بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ احمدیت کو ہم دنیا میں جلد سے جلد پھیلائیں۔ تاکہ جھگڑے اور فساد دُور ہوں۔ اور دنیا میں امن قائم ہو جائے۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ

احمدیت کی اشاعت کے بعد کامل امن

ہو جائے گا۔ اور لڑائی جھگڑے کلیۃً مفقود ہو جائیں گے۔ انفرادی جھگڑے رہتے ہی ہیں۔ جیسے احمدیوں میں بھی بعض دفعہ جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وُہ ایک حد کے اندر محدود رہتے ہیں۔ اور ان لڑائیوں اور جھگڑوں کے دُور کرنے کا ذریعہ وہی حدیث ہے جو میں نے بتائی ہے۔ اگر اس حدیث کو اپنا دستور العمل بنایا جائے۔ تو اس قسم کے جھگڑے بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔ لیکن بہر حال احمدیوں کے جھگڑے محدود ہیں۔ ان کے اثرات محدود ہیں۔ اور ان جھگڑوں کو روکنے کے سامان موجود ہیں۔ اگر بعض احمدیوں میں لڑائی ہو جائے تو

ایک نظام موجود ہے

جو ان کے فتنہ کو روک دیتا ہے۔ ایک ہاتھ موجود ہے جو اس ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔ جو کسی دوسرے کو مارنے کے لئے اٹھتا ہے۔ اور ایک آواز موجود ہے۔ جس کے سامنے اور تمام آوازیں دب جاتی ہیں۔ پس اس وجہ سے دوسروں کی نسبت ہماری جماعت لڑائی جھگڑوں اور ان کے خطرناک نتائج سے بہت حد تک محفوظ رہتی ہے، اور وُہ جو فیصلہ کر لیتا ہے۔ کہ میں نے ضرور لڑنا ہے۔ اس کا پہلا قدم یہ ہوتا ہے۔ کہ وُہ کوئی نہ کوئی بہانہ بناکر ہم سے جُدا ہو جاتا ہے۔ اور جب وُہ ہمارے نظام سے آزاد ہو جاتا ہے تو پھر جو جی چاہے کرنے لگ جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کے لوگ بھی جماعت سے الگ ہو کر فتنہ پیدا کرنے کی اسی وقت جرأت کر سکتے ہیں۔ جب تک ہماری جماعت زیادہ پھیلی ہوئی نہ ہو۔ ورنہ جب جماعت دنیا میں کثیر تعداد میں پھیل جائیگی تو اس وقت اس قسم کے

مفسد اور فتنہ پرداز

بھی سمجھ جائیں گے۔ کہ اب ہمارا باہر نکلنا بھی مفید نہیں۔ کیونکہ ہر طرف احمدی ہی احمدی ہیں۔ پس لازماً وُہ اندر رہیں گے۔ اور جب اندر رہیں گے تو خواہ ان کی پوری اصلاح نہ ہو، بہرحال ان کا فتنہ ایک نظام کی وجہ سے دبا رہے گا۔ اور وُہ دنیا کے لئے زیادہ مضر ثابت نہیں ہوں گے۔ پس میں دوستوں کو ان کے اس فرض کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں ؎

مشاعرہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

گزشتہ مجلس مشاورت میں جب یہ تجویز پیش ہوئی۔ کہ جلسہ خلافت جوبلی ۱۹۳۹ء کے موقعہ پر ایک مشاعرہ بھی ہو تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق فرمایا:۔

"مشاعرہ واقعات کی مجبوری کی وجہ سے جائز بھی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایک دفعہ ایک قافلہ آیا۔ اور کہا کہ ہم آپ کا امتحان لینا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح یہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کو قبول کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ اور امتحان کا طریق ہم نے یہ تجویز کیا ہے۔ کہ ہم اپنے شاعر پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اپنے کریں۔ اور ہم فیصلہ کریں گے۔ کہ ان میں کون اچھے ہیں اور چونکہ ان کے نزدیک ادبی نشان ایک بڑا نشان تھا۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ اور یہی موقعہ ہے جب آپ نے حسان بن ثابت کو مقرر فرمایا۔ کہ مقابلہ کریں۔ اور کہ اللہ تعالےٰ ان کی مدد کرے گا۔ چنانچہ یہ مقابلہ ہوا اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے ان میں سے بہتوں کو ہدائت دے دی۔ اور یہ مجبوری ہے۔ اور ایسے حالات میں مشاعرہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ مگر موجودہ حالات میں میری رائے یہی ہے۔ کہ شاعروں میں تکلف زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس لئے بجائے اس کے عام تحریک کر دینی چاہئیے کہ دوست شعر کہیں۔ اور اسی رنگ میں اعلان کر دینا چاہئیے۔ اور اس طرح جو نظمیں آئیں ان کو تقریروں کے دوران میں ہی پڑھنے کا موقعہ دے دیا جائے۔" (رپورٹ مجلس شاورت ۱۹۳۹ء صفحہ ۶۷) جلسہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر تو حضور کے اس ارشاد پر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا مقام

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نظر میں

خدا تعالےٰ اپنے ان برگزیدہ بندوں میں جن سے اس نے دُنیا میں ہدائت اور اصلاح کا کام لینا ہوتا ہے۔ ابتدا سے ہی ایسے جوہر رکھ دیتا ہے۔ اور ایسا نور اور اقبال ان کے چہرہ پر ظاہر کرتا ہے۔ جسے عوام الناس خواہ نہ دیکھ سکیں۔ مگر خدا تعالےٰ سے تعلق رکھنے والے انہیں بچپن سے ہی شناخت کر لیتے۔ اور یقین کی دوربین سے اس نور کا ان میں مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ جس نے سالہا سال بعد اپنا جلوہ دکھانا ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات اس لحاظ سے خاص شان رکھتی ہے۔ کیونکہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے بصیر اور خدا رسیدہ انسان نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کے بچپن میں ہی آپ میں وُہ نور دیکھ لیا۔ جو بعد میں ظاہر ہو کر دُنیا میں پھیلا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کے متعلق آپ کی ابتدائی عمر میں ہی یقین رکھتے تھے۔ کہ وُہ عظیم الشان مصلح موعود جس کی خبر خدا تعالےٰ کی طرف سے متواتر اور زور دار الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے۔ وُہ آپ ہی ہیں۔ اور مختلف طریقوں سے آپ اس امر کو دوسروں کی آگاہی کے لئے ظاہر فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت پیر منظور محمد صاحب نے آپ سے عرض کیا۔ کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پسر موعود میاں بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ نے فرمایا۔ ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرح سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں۔"

یہ الفاظ چونکہ زبانی کہے گئے تھے۔ اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے اس قابل تھے کہ ان کو محفوظ کر لیا جاتا۔ اس لئے حضرت پیر صاحب موصوف نے ان کو قلم بند کر کے تصدیق کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اور آپ نے ان الفاظ میں ان کی تصدیق فرمائی "یہ لفظ میں نے پیر منظور محمد صاحب سے کہے ہیں (نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء)"

اس موقعہ پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ہدائت فرمائی۔ کہ ابھی اسے شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔ چنانچہ حضرت پیر صاحب نے ضرورت پیش آنے پر رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس سارے واقعہ کو درج کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس تحریر کا عکس بھی شائع کر دیا۔

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ پوری طرح یقین رکھتے تھے۔ کہ ان کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ اور اس کی کس قدر مخالفت کی جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ایک مرتبہ فرمایا۔ "ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکتا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان علیہ الرحمۃ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کس خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

اس نکتہ سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حضور ایک ایسے انسان کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں جس کے متعلق آپ سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے چھوٹی عمر میں خلافت کے مقام پر سرفراز کرنا ہے۔ اسے قرآن کریم سے بہت محبت ہوگی۔ لمبا عرصہ خدا تعالےٰ اسے خلافت کے مقام پر متمکن رکھے گا۔ اور ایسا انسان حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔ جیسا کہ واقعات نے ظاہر کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سے فرمایا۔ اگر میری زندگی میں قرآن کریم ختم نہ ہوا تو بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں شیخ عبدالرحمٰن مصری کو جبکہ وہ مصر میں تھے۔ خط میں لکھا۔ "تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤ گے۔ تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا۔"

(الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں قرآن کا حقیقی علمبردار آپ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لخت جگر سیدنا محمود ہی تھا۔ نیز یہ کہ آپ کی نگاہ میں آپ کا جانشین بننے کا اہل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی تھے۔

چنانچہ دوران خلافت میں پہلی دفعہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہوئے۔ تو آپ نے ایک وصیت رقم فرمائی جس میں لکھا۔ کہ میرے بعد صاحبزادہ مرزا محمود احمد خلیفہ ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے طریق عمل سے بھی یہی ظاہر تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہی آپ اپنی نیابت کا اہل سمجھتے تھے چنانچہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مسجد مبارک میں امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا ہوا تھا۔ اور عام طور پر حضور ہی خطبہ جمعہ پڑھتے۔ اور نماز جمعہ پڑھایا کرتے تھے۔

مولوی محمد علی صاحب کو تلملاہٹ

یہ امر مولوی محمد علی صاحب کو بہت شاق گزرا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے استاذی المحترم حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم ومغفور سے کہا۔ کہ آپ ایک بات حضرت خلیفۃ المسیح سے کہیں۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے "میاں صاحب" کو امام الصلوٰۃ مقرر کیا ہوا ہے۔ اور جمعہ بھی عام طور پر وہی پڑھاتے ہیں۔ حالانکہ جماعت میں بعض بڑے بڑے عالم موجود ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ بھی کافی دیکھا ہے اور وہ معمر بھی ہیں۔ ان کی موجودگی میں میاں صاحب کا نماز میں پڑھانا مناسب نہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میرا نام نہ لیں۔ حضرت حافظ صاحب مرحوم نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے یہ سارا واقعہ بیان کر دیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کا نام نہ لیا۔ سب باتیں سن کر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حافظ صاحب قرآن کریم نے تو ہمیں یہ بتایا ہے۔ اِنَّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم

مجھ کو جماعت میں میاں صاحب جیسا کوئی متقی بتادیں۔ پھر فرمایا۔ کیا میں مولوی محمد علی سے کہوں کہ وہ نماز پڑھایا کریں۔

اس واقعہ سے بھی ظاہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی نگاہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کس قدر وقعت اور عظمت تھی۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ایک لفافہ مجھے دے کر فرمایا۔ میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ) کو دے آؤ۔ میں بچہ تھا میں نے لفافہ سے خط نکال کر پڑھ لیا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے بعض ان لوگوں کے متعلق جو جھگڑا کرتے رہتے تھے دعا کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو ایسے مؤدبانہ رنگ میں لکھا تھا جس طرح ایک پیر کو مرید لکھتا ہے الغرض حضرت خلیفہ اولؓ خوب سمجھتے تھے کہ خدا تعالیٰ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ کو خلافت اور مصلح موعود کے مقام پر آپکے بعد کھڑا کرنیوالا ہے۔ غیر مبایعین کے سرکردہ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے عہد خلافت میں بھی چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مخالفت کیا کرتے تھے اسلئے ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے لاہور کی پیغام بلڈنگس میں ان کو مخاطب کرکے ایک تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ یہ تھوڑے دن صبر کرو۔ پھر جو پیچھے آئے گا۔ اللہ تعالےٰ جیسے چاہیگا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔"

(بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

نیز فرمایا "میں جب مر جاؤں گا۔ تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کرے گا۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے (حوالہ مذکورہ بالا)

نیز ایک دفعہ فرمایا" خلیفے اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔"

(پیغام صلح لاہور فروری ۱۹۱۴ء)

غرض حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی نگاہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی ایسی قدر تھی۔ جو اپنی مثال آپ ہی تھی۔ اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ آپ کی دوربین نگاہ نے اس وقت جو کچھ دیکھا وہی درست تھا۔

خاکسار۔ ظہور حسین مولوی فاضل

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کی منظوری دی جاتی ہے۔ ان کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۲ء تک کے لئے ہوگا۔

دارالسلام افریقہ

پریذیڈنٹ مسٹر اے۔ ایچ جان صاحب
جنرل سکرٹری مسٹر عبد الرشید صاحب
سکرٹری امور عامہ " "
سکرٹری تعلیم و تربیت مسٹر عبد الکریم صاحب بٹ

کھوکھر ضلع گورداسپور

سکرٹری چوہدری ہدایت خان صاحب پنشنر کانسٹیبل

محمد آباد اسٹیٹ

سکرٹری تبلیغ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح

خانپور ملکی (ضلع مونگھیر)

پریذیڈنٹ میاں محمد عاشق حسین صاحب
سکرٹری تبلیغ شیخ محمود الحسن صاحب
" تعلیم و تربیت " "
" مال میر عبد الحمید صاحب
امام الصلوٰۃ حافظ الٰہی بخش صاحب

محلہ ناصر آباد (قادیان)

دارالشکر پریذیڈنٹ مولوی محمد عبد اللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ میاں فضل الرحمن صاحب
سکرٹری امور عامہ " غلام حیدر صاحب

چک ۶/۵۸ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ چوہدری نبی بخش صاحب

گکرالی۔ ضلع گجرات

پریذیڈنٹ چوہدری راجہ خان صاحب سیکنڈ ماسٹر
امین " "
سکرٹری مال " احمد دین صاحب نائب مدرس
محاسبہ " "

کوہاٹ

پریذیڈنٹ ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے
سکرٹری مال چوہدری یوسف علی خان صاحب
" تعلیم و تربیت قاضی امین الحق صاحب

کرنال

پریذیڈنٹ چوہدری اعظم علی صاحب سب جج

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ اور اب پھر جماعتوں کے پریذیڈنٹوں سکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں۔ کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں۔ تا ان کی اچھی تربیت ہو۔ جب تک ماں باپ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سکرٹری اس طرف توجہ نہیں کریں گے۔ جب تک وہ خدام الاحمدیہ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے۔ اور اپنے آپ کو کوئی اور چیز سمجھیں گے۔ اس وقت تک پوری کامیابی نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے۔ کہ ماں باپ بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور جو لوگ اس میں داخل نہیں۔ انہیں مجبور کریں۔ کہ اس میں داخل ہوں اور جو داخل ہو چکے ہیں۔ ان کی نگرانی کریں۔ کہ آیا وہ پروگرام کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں" (الفضل ۷ فروری ۱۹۳۹ء)

کیا آپ نے ان نوجوانوں کو جو آپ کے زیر اثر ہیں خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے کی تحریک کرکے فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اور کیا آپ نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ان لوگوں کو خدام الاحمدیہ میں داخل ہونے کے لئے مجبور کیا ہے جو ابھی تک اس میں داخل نہیں۔ اور کیا آپ اپنے ان بچوں کی جو خدام الاحمدیہ میں شامل ہیں نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ایک مخلص احمدی کی حیثیت سے ان سوالات کا عملی جواب دینا چاہئیے۔ خاکسار:۔ خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماہوار جلسہ میں

خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب۔ مولوی ابوالعطا صاحب جالندھری اور مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ بنگال تقاریر فرمائیں گے۔ یہ جلسہ مسجد دارالرحمت میں ۸ جنوری کو بعد نماز عشاء منعقد ہوگا۔ تمام احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔
جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

اعلان نکاح

رشیدہ بیگم بنت ملک فضل حق صاحب وثیقہ نویس شہر راولپنڈی کا نکاح مبلغ آٹھ سو روپیہ مہر پر محمد امین صاحب پسر مستری محمد الدین صاحب مرحوم سکنہ راولپنڈی سے ۲۱/۹/۳۹ کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار:۔ ملک عبد العزیز قادیان

پنجاب میں تعلیمی ترقی کی کیفیت

حکومت ہند کے محکمہ تعلیم نے ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں تمام صوبوں کے مستند مردانہ اور زنانہ تعلیمی اداروں اور ان اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی تعداد بیان کی ہے۔ اور ساتھ ہی اخراجات کا نقشہ پیش کیا ہے۔ اس سال بعض دوسرے صوبوں کی طرح پنجاب میں لڑکوں اور لڑکیوں کے پرائمری سکولوں میں اضافہ ہوا۔ لڑکوں کے پرائمری سکول ۵۸۱۱ تھے ان کی تعداد بڑھ کر ۵۸۶۲ ہو گئی اسی طرح لڑکیوں کے سکول ۱۸۳۰ سے ۱۸۶۸ کی تعداد کو پہونچ گئے۔ مستند تعلیمی اداروں میں لڑکوں کی تعداد بہت بڑھ گئی۔ خصوصاً ہائی سکولوں میں دس ہزار طلبا کا اضافہ ہوا۔ مڈل اور پرائمری سکولوں میں لڑکیوں کی تعداد بڑھ گئی۔ پنجاب کے تمام سکولوں میں سنہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد ۱۲ لاکھ تھی سنہ ۳۸-۱۹۳۷ء میں یہ تعداد ۱۳ لاکھ ہو گئی۔

"مغل لائن" کی طرف سے ایک الزام کی تردید

کچھ عرصہ ہوا۔ اخبارات میں کلکتہ کے تین سو کے قریب حاجیوں سے متعلق ایک خبر اس مطلب کی شائع ہوئی تھی۔ کہ انہیں "مغل لائن" کے جہازوں پر جگہ نہ مل سکنے کی وجہ سے بمبئی میں رکنا پڑا۔ مغل لائن والوں نے اب اخبارات کو ایک بیان بغرض اشاعت بھیجا ہے۔ جس میں انہوں نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے اسے سراسر غلط قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ جس تاریخ کو ہمارے جہاز میں جگہ نہ ملنے کا الزام لگایا گیا ہے۔ اسی دن ہمارے جہاز "خسرو" پر بنگال کے ۳۸۶ اشخاص روانہ ہوئے تھے۔ نیز ہمارے آخری جہاز کی روانگی کے وقت مسافر خانہ میں تقریباً ۱۳۰ حاجی ایسے تھے۔ جن کے پاس کرایہ اور خوراک کے خرچ کے لئے کافی روپے نہ تھے۔ اور پورٹ حج کمیٹی کی سفارش پر ان حاجیوں سے ایک سو روپیہ فی کس رعایتی کرایہ وصول کیا گیا۔

نیز وہ لکھتے ہیں۔ کہ مغل لائن ہمیشہ سے حاجیوں کی ہر ممکن امداد کرتی رہی ہے اور بسا اوقات متعدد حاجیوں کو اپنے اخراجات پر لے جاتی ہے۔ اور واپس لاتی ہے۔
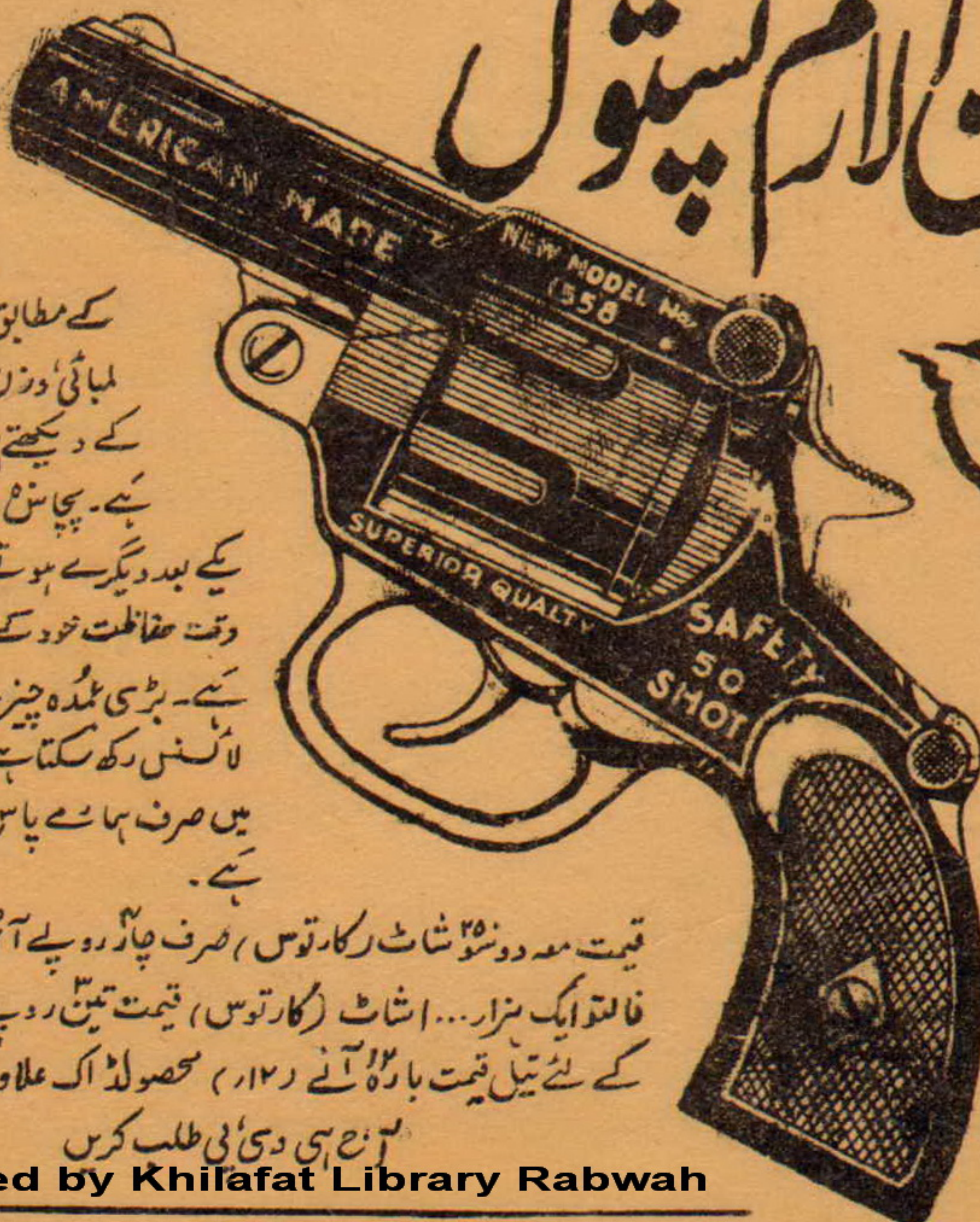
حصار میں قحط زدوں کی امداد

اس ضلع کے قحط زدہ رقبہ میں حکومت پنجاب تقریباً ایک لاکھ اشخاص کے گزارہ کا انتظام کر رہی ہے۔ ان میں سے قریباً نصف کو امدادی کاموں پر مزدوری کرنے والوں کے لواحقین کی حیثیت سے مفت امداد دی جا رہی ہے۔

الفضل کے خلافت جوبلی نمبر کی قیمت میں بہت بڑی رعایت

تبلیغ احمدیت کے لئے ضرور منگائیے

جن اصحاب نے الفضل کا جوبلی نمبر جلسہ کے موقع پر حاصل نہیں کیا۔ وہ اب ضرور منگالیں اس کا ایک ایک مضمون نہایت قیمتی اور ایمان افروز ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد خلافت کی ہر پہلو کی ترقیات کا ایسے دلکش پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ سعید الفطرت انسان کے قلب پر احمدیت کی صداقت کا اثر چھوڑتا ہے۔ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے دوستوں کو بطور تحفہ دیں۔ تاکہ سالانہ جلسہ کے موقع پر انہوں نے کم از کم ایک احمدی بنانے کا جو عہد کیا ہے۔ اسے پورا کر سکیں۔

جو اصحاب غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی ۸/ فی پرچہ لی جائے گی۔ جو اصل خرچ سے بھی بہت کم ہے۔ پس ایک سو سے زائد بڑے صفحات کی کتاب جس میں قیمتی مضامین کے علاوہ ۳۰ بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ صرف ۸/ فی نسخہ کے حساب سے جلد طلب فرمائیے۔ (منیجر)